صفحہ آئندہ لائق ملاحظہ شائقین اتباع سنت ہے جو اسکی ملاحظہ سے محروم ہو وہ خیر کثیر سے محروم رہا

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر سوم — **معہ** — جلد ششم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۱ھ مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۳ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب قیمت: درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بتشریح مراتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	للعہ	ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی معزز عہدہ داران گورنمنٹ عامہ اغنیاء و لائبریری و سوسائٹی یا	ءعہ	عے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسط	ے	عہر
۴	رعایتی قیمت	کم وسط جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکھین اور رسالہ پیشگی وصول کرین	عے	۱۲ر
۵	للّٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نرکھین مگر علمیت رکھین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاء خیر

(۲) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ نہ ملیگا (۳) خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے نام ہی پوری عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونی چاہئے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی صورت سے نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہ ہوگا۔

اعلان عام

بعض خریداران اشاعۃ السنۃ سے بعض لوگ ہماری دوستی و رشتہ جتا کر قیمت اشاعۃ السنۃ وصول کر لیتے ہین اور وہ ہمکو نہین پہنچاتے اسلئے ہم عام اعلان دیتے ہین کہ کسیکو (ہمارا بھائی کیون نہ کہلاوے) ہمارا رشتہ یا نام سنکر کوئی ہمارا روپیہ نہ دے براہ راست ہمکو پہنچاوے۔ جو اس کا خلاف کریگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ

(لاہور محلہ سید مٹھا)

مطبع مصطفائی لاہور مین چھپا

جواب شکایت

ہمارے دوست شاکی ہین کہ مدت سے رسالہ اچھا نہین چھپتا اور نہ اچھا لکھا جاتا ہے اور نہ کاغذ اچھا لگایا جاتا ہے مین اس شکائت کو بدل مانتا ہون اور اس سے زیادہ ان امور کا شاکی ہون مگر اسمین سخت مجبور و معذور ہون اکثر لوگون سے صدق و صفائی معاملہ اوٹھ گئی ہے جدہر دیکھو الا ماشاء اللہ جہوٹ و بدعہدی نظر آتی ہے ہمارے پرانے کاتب و پرنٹر وعدہ خلافی و بدعہدی کرتے ہین تو دوسرے کاتب و پرنٹر ڈہونڈتے ہین پہر عین وقت پر اچھا کاتب و پرنٹر نہین پاتے لاہور کم سے کم (ہمارے علم مین) پچاس کاتب ہونگے مگر خوشخط انمین سے دو ہی شخص ہین مطبع بھی بہت ہین مگر اچھا چھاپنے والے اور معاملہ کے سچے کم ہین جب کاتب و پرنٹر ہمکو اچھا نہین ملتا تو ہم کاغذ بھی ویسا ہی ادنیٰ ہی کا ہم جلس لگاتے ہین اسمین ہمکو کفائت شعاری ہرگز مدنظر نہین ہے آئندہ ہم اسکے پختہ انتظام مین کوشش کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ بالفعل تو ناظرین صورت سے قطع نظر کرکے [illegible] مذہب و معاشرت کے مفید نکلتے ہین۔

شیخنا و مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

اور

اتباع سنت

ہمارے دیار ہند مین اتباع سنت کا بیج تو حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ نے بویا ہے۔ اور اسکو پانی حضرت مولانا محمد اسمعیل شہید علیہ الرحمۃ نے دیا جب وہ درخت سرسبز و بارور ہوا ابوبقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخنا سید محمد نذیر حسین محدث (امتع اللہ المسلمین بطول حیاتہ) نے اسکا پہل اکناف عالم (ہند سندہ عرب عجم) مین تقسیم کر دیا۔ اب شائقین اتباع جابجا وہ پہل کہاتے ہین اور ان محسنون کا شکر و احسان مانتے ہین۔

جناب شاہ صاحب کی تخم ریزی سے یہہ مراد ہے کہ آپنی اپنی بابرکت تصانیف (حجۃ اللہ البالغہ

(جسکی نظیر زمانہ خلف مین توکیا سلف مین بہی کم پائی جاتی ہے) انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
انصاف - عقد الجید وغیرہ جنکی تعداد دوسوسے زیادہ ہی) مین مسائل اتباع سنت کو درج
کیا جسکو چند علمار نے پڑہا اور محفوظ رکہا اور انسی اسکا اظہار و اشتہار عام نہو سکا -
حضرت مولانا شہید کی **آبیاری** سے یہہ مراد ہے کہ اونہون نے ان مسائل کا عملاً و قولاً
بذریعہ تصانیف ہندی و فارسی و مواعظ حضری و سفری شرقاً و غرباً اشتہار و اظہار عام کیا
جب وہ درخت انکی آبیاری و تربیت سے نشو و نما پا کر بار آور ہوا تو حضرت شیخنا و مولانا السید السند نے
اسکے پہل کو اکناف عالم مین **تقسیم** کردیا جس سے مراد یہہ ہی کہ اون مسائل مندرجہ کتب شیخین کو
ہندوستان و پنجاب وغیرہ بلاد کی گہر گہر مین پہنچایا اور ہزار ون اشخاص سے عمل بالحدیث کرایا جناب ممدوح
کے وسائل اشاعت سے **ایک** تو شبانہ روزی اوقات مین درس و تقریر ہے جس سے صدہا
علمار فیضیاب ہوکر [illegible] اون مسائل کو پہیلاتے ہین
ہین - **دوسرے** آپکا ان کتب و رسائل شیخین وغیرہ محدثین و اہل اتباع کو ہندی مین
ترجمہ کرانا اور ان ہی کے اسلوب و اصول پر اور تصانیف جدیدہ خود کرنا اور اپنی شاگردون سے
کرانا اور انکو کمال سعی و اہتمام سے خود چہپوانا اور عام لوگون مین شائع کرنا -
آندنون آپنے ایک کتاب* **بحر ذخار بجواب انتصار** تالیف مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری جو
بجواب معیار اونہون نے تالیف کیا تہا اپنے اخص تلامذہ سے تصنیف کرایا اور اسکو چہپوایا ہی
اسکے سوا کئی اور رسائل جیسے رسالہ **قراۃ فاتحہ** الامام خلف امام بخاری اور رسالہ **رفع یدین**
امام بخاری اور کتاب **التوحید** محمد بن عبد الوہاب اور رسالہ **طلاق ثلثہ** وغیرہ ترجمہ کراکر
چہپوائی ہین تہوڑی دن ہوئی کہ کتاب **معیار الحق** جو ملک ہند مین عمل بالحدیث کے عام
اشاعت کا قوی سبب ہے آپکے اہتمام سے دوبارہ چہپکر شائع ہو چکی ہے -
الغرض آندنون آپکا اسی اہتمام تدریس و تقریر و تحریر و تشہیر مسائل اتباع سنت

* جو (۲۵۲) صفحہ مین ہے

مین گذرتا ہے بڑا خوش نصیب وہ ہی جو آپکی صحبت سے فیضیاب ہوا ۔ بیردہ جنہی آپکے انفاس قدسیہ وکلمات طیبہ سے فائدہ اوٹھایا ۔ مبارک ہین جو آپکی تمنای جمال رکہتی ہین اور یہہ شعور رکرتے ہین کہ وہ صورتین الٰہی کس ملک بستیان ہین ۔ جنکو جمال کر نیکو انکہین ترستیان ہین شائقین اتباع سنت سی جو استطاعت رکہین اونکی خدمت مین حاضر ہوکر اونسی بالمشافہ فیض یاب ہون ۔ اور جو یہہ طاقت نہ رکہین وہ اُنکے مولفہ یا اُنکے زیر نظر اہتمام مطبوعہ کتب ورسائل کو خرید کر مطالعہ مین لاوین ۔ وہ کتب ورسائل دہلی سے بذریعہ جناب ممدوح ملسکتی ہین ۔

تفصیل قیمت مع محصولڈاک

نام کتاب	قیمت	محصول	نام کتاب	قیمت	محصول
البحر الذخار	عص	۲ر	رسالہ امام بخاری در قرأت	۶ر	۱ر
کتاب التوحید مع ترجمہ محمدی			رسالہ بخاری در رفع یدین		
[illegible]			رسالہ طلاق ثلثہ	۲ر	۱ر

معیار الحق عہ مع محصول

فہرست تفصیل آمدنی زرقیمت وچندہ ممبران بابت ماہ ۲۷ تا ۲۹ ستمبر ۹۶ء جسکا نمبر سابق مین وعدہ دیا گیا تھا

فہرست آمدنی کے پہلے چند امور کا تمہید کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی (۱) اس فہرست مین ہر ایک کا (ممبر ہو خواہ خریدار) وہ روپیہ دکہایا گیا ہی جو گذشتہ تک آیا خواہ اسمین سنین آیندہ کی پیشگی بہی شامل ہو خواہ سنین گذشتہ کا روپیہ بہی رہگیا ہو ۔ ناظرین تعجب نکرین کہ بعض ممبرونکا روپیہ کم کیون آیا ہے ۔ اور بعض خریدارونکا ممبرون سے بڑہ کیون گیا ۔ (۲) اسمقام مین ہم ہر ایک شخص کی آمدنی کی تفصیل اس سی زیادہ جو کر چکے ہین کر نہین سکے جسکو اپنے روپیہ کی اس سی زیادہ تفصیل منظور ہو وہ بذریعہ خط درخواست کریں اسکی روپیہ کی تفصیل کہ وہ کس مہینے مین آیا اور کس مہینے کی بابت تہا اور اسکا نمبر رسید کیا تہا ایسا بسیط حسب دکہا یجاوی گی (۳) متوفی ممبرونکی رقم متفرقات مین درج کی گئی اور جو ممبر آخر ۹۶ء تک ممبر نہین رہی عام خریدار بن گئی انکی آمدنی عام خریدارونمین دکہائی گئی (۴) خریدارونکی کم سے کم پانچ روپیہ کی رقم کی تفصیل بتائی گئی ہی ۔ اس سی کم رقم ہر شہر کی متفرقات مین درج اور جو ایسا خریدار ایک شہر مین ایک ہی تہا اسکی رقم کل شہرون کی متفرقات مین دکہائی گئی ہے ۔

اور جنکی خریداری حساب ۹۶ء کی بعد بہی جاری ہے اونکا پانچ روپیہ سی کم روپیہ بہی جو ۹۶ء تک آیا دکہایا گیا ہے

فہرست اسامی واہر چندہ یا قیمت دہندگان

نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	مقام	تعداد چندہ	تاریخ وصولی	کیفیت	نمبر شمار	نام قیمت دہندہ	مقام	تعداد قیمت	تاریخ وصولی	کیفیت
ممبران بلالحاظ ردیف حروف تہجی						خریداران بلحاظ ردیف حروف تہجی مقامات					
۱	شیخ غلام نبی صاحب ٹھیکیدار	وزیرآباد	ماہ	سنہ ۹۶ تا ۹۷			الف				
۲	حافظ بہادر دین	لاہور	للعہ	ایضاً		۲۱	شیخ محمد حسن مدرس	امرتسر	عہ	سنہ ۹۶ تا ۹۷	سابق لوح دار [illegible]
۳	منشی بوبہ شاہ	ر	للعہ	ر		۲۲	فتح علیشاہ	ر	ہے	ر	
۴	منشی فضلدین	ر	للعہ	ر		۲۳	متفرقات	ر	عہ ۴	سنہ ۹۶ تا ۹۷	
۵	مولوی محمد غضنفر	ر	للعہ	ر		۳۲	شیخ محمد حنیف سوداگر	اجمیر	ہ	سنہ ۹۷	
۶	منشی محمد اسحاق	ر	عہ ۸	ر		۳۳	سید عزیز الدین	آگرہ	عہ ۱۵	سنہ ۹۷	
۷	منشی کرم الٰہی	ر	للعہ	سنہ ۹۷		۳۴	مولوی محمد بشیر	اکبرآباد	ے	سنہ ۹۷	اب بھوپال میں ہیں
۸	سید جلال الدین	[illegible]	عہ ۴	سنہ ۹۶ و ۹۷		۳۵	محمد امام خان مالگذار	آری ضلع سیونی	ص	سنہ ۹۷	
۹	حافظ [illegible]	امرتسر	[illegible]	[illegible]		۳۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰	مولوی محمد یسین	جبلپور	عہ ۴	سنہ ۹۶ و ۹۷		۳۷	منشی عبداللہ مدرس	اٹھور ضلع لودیانہ	ص ۱۲	سنہ ۹۶ تا ۹۷	
۱۱	منشی عالم خان صاحب اوورسیر	ماہنوکی [illegible]	عہ	ر	اب جنڈیالہ میں ہیں		ب				
۱۲	مولوی محمد حسن	لودیانہ	عہ	سنہ ۹۶ و ۹۷		۳۸	صاحبزادہ نور الحسن	بھوپال	عہ	سنہ ۹۶ و ۹۷	
۱۳	منشی سعد اللہ	ر	للعہ	سنہ ۹۶ تا ۹۷		۳۹	حافظ سید محمد سورتی	ر	عہ	ر	
۱۴	منشی محمد کلرک	ملتان	عہ	سنہ ۹۶ و ۹۷		۴۰	حکیم محمد احسن	ر	ص	سنہ ۹۷	
۱۵	حاجی عبدالرحیم سوداگر	انبالہ	عہ	سنہ ۹۷		۴۱	منشی عبدالکریم	بمبئی	ص ۴	سنہ ۹۷	
						۴۲	منشی حاکم علی	بہاولپور	ے	ر	
۱۶	منشی محمد سعید نقشہ نویس	راولپنڈی	عہ	سنہ ۹۶ تا ۹۷		۴۳	مرزا کریم علی	بنارس	لعہ ۸	سنہ ۹۶ و ۹۷	
						۴۴	نور محمد	بنگہ حیات	ے	سنہ ۹۷	
۱۷	منشی شہاب الدین اوورسیر	ر	للعہ	ر	اب اٹک میں ہیں	۴۵	عبدالکریم ڈھوری فروش	شاہدرہ ضلع گوجرانوالہ	لعہ	سنہ ۹۶ تا ۹۷	
۱۸	مرزا مبارک بیگ	لیالی	عہ	سنہ ۹۶ و ۹۷	اب ماہنوکی [illegible] میں ہیں						
۱۹	مولوی بہادر علی	راہون	للعہ	ر	اب امرتسر [illegible]	۴۶	منشی محمد عمر	ر	لعہ ۸	سنہ ۹۶ و ۹۷	
۲۰	محمد ابراہیم داروغہ	[illegible]	للعہ	ر		۴۷	محمد جمیل	ر	لعہ ۸	ر	

نمبر شمار	نام معہ ولدیت	مقام	رقم وصول	تاریخ وصول	کیفیت
۳۹و۴۹	متفرقات	بٹالہ	صہ	۷و۹ ستمبر	
۵۰	محمد سعدی	بسیرہ ضلع گورداسپور	۸ر ے	۸ ستمبر	
۵۱	جلال الدین	〃	ے	〃	
۵۲	الٰہی بخش	〃	ے	〃	
۵۳	مولوی عبد الرحیم	بہاکر ونڈی ضلع چاندہ	لعہ	۸و۹ ستمبر	
		پ			
۵۴	منشی احمد حسن	پٹیالہ	عہ	۷و۹ ستمبر	
۵۵	حاجی کریم بخش	〃	ے	۹ ستمبر	انکا حساب اتبک جاری ہے
۵۶	حاجی گل محمد	〃	عہ	۷و۹ ستمبر	
۵۷	مولوی محمد یوسف	〃	عہ	〃	
۵۸	شیخ محمد الیاس	〃	ے	[illegible]	
۵۹	ڈاکٹر فیض محمد صاحب	〃	عہ	۷و۹ ستمبر	
۶۰	سید محمد حکیم	〃	عہ	〃	
۶۱	مولوی امام الدین	〃	عہ	〃	
۶۲	مولوی احمد شاہ	〃	۸ر ے	۹ ستمبر	
۶۳	محمد ابراہیم	〃	ے	〃	
۶۴	خلیفہ محمد حسن صاحب وزیر اعظم ریاست	〃	عہ	۷و۹ ستمبر	
۶۵	حیات شاہ	پھلور ضلع جالندھر	۴ر عہ	۷تا۹ ستمبر	
۶۶	حافظ عبد اللہ	پانی پت	عہ	۷و۹ ستمبر	
۶۷	مولوی سید فضل الرحمن	پٹنہ	عہ	۹ ستمبر	
۶۸	مولوی سید احمد حسین	〃	عہ	〃	
۶۹	مولوی محمد حسن	〃	ے	〃	بشرح نمبر ۵۵
۷۰	قاضی سید رضا حسین	〃	عہ	〃	
۷۱	مولوی جلال الدین	سرکوٹ ضلع گوجرانوالہ	عہ	۷و۹ ستمبر	

نمبر شمار	نام معہ ولدیت	مقام	رقم وصول	تاریخ وصول	کیفیت
۷۲	شیخ محمد امیر مدرس	پاک پٹن	صہ	۸ ستمبر	اب ملتان میں ہیں
		ج			
۷۳	مولوی نصر اللہ بیگ	جبل پور	۸ر عہ	۸و۹ ستمبر	
۷۴	حاجی سید محمد اسمٰعیل	〃	عہ	〃	
۷۵	میر سید علی صاحب تحصیلدار	〃	ے	۹ ستمبر	اب الٰہ آباد سیول لائن میں ہیں
۷۶	شیخ رحمت اللہ	جہلم	صہ	۸ ستمبر	اب ہوشیارپور میں ہیں
۷۷	حاجی بدر دین	جالندھر	۸ر عہ	۷و۸ ستمبر	
۷۸	مولوی نور الدین حکیم ریاست	جموں	صہ	۸و۹ ستمبر	
		خ			
۷۹	مولوی فتح الدین	خوشاب ضلع شاہ پور	ے	۹ ستمبر	
۸۰	چوہدری محمد عظیم	[illegible]	۸ر عہ	۸و۹ ستمبر	
۸۱	مولوی عبد الغفار	〃	ے	۸ ستمبر	
۸۲	میاں محمد عمر علاقہ بنوں	ڈھیلے	ے	۸و۹ ستمبر	
۸۳	مولوی شہود الحق	〃	۸ر عہ	〃	اب پٹھانہ میں ہیں
۸۴	محمد اکبر و عبد العزیز	〃	عہ	〃	
۸۵	عبد الغفار	〃	۸ر ے	〃	اب میدانوان میں ہیں
۸۶	مولوی شمس الحق	〃	عہ		
۸۷ تا ۸۹	متفرقات	〃	۱۴ر صہ	۹ ستمبر	
۹۰	حافظ علی اصغر	دیالوان	۱۴ر ے	۹ ستمبر	
۹۱	پیرجی خدا بخش	ڈیرہ دون	صہ	۸و۹ ستمبر	
۹۲	منشی جعفر خان	〃	سوعہ	〃	
۹۳	منشی عبد الغفار	〃	سوعہ	〃	
۹۴	منشی بہادر علی	روپڑ	۸ر عہ	۷تا۹ ستمبر	
۹۵	عظیم اللہ مستری	〃	۸ر عہ	〃	
۹۶	منشی برکت علی	〃	عہ		

نمبر شمار	نام قیمت دہندہ	مقام	رقم وصولی	کب وصول ہوئی	کیفیت
۹۷	شیخ غلام نبی	روپڑ	عہ/۸	سنہ ۹۷ تا ۹۹	
۹۹ و ۱۰۰	متفرقات	"	لعہ	"	
۱۰۱	چوہدری امیر خان ذیلدار [illegible]	[illegible]	ے	سنہ ۹۹	
۱۰۲ و ۱۰۳	متفرقات	"	ے	سنہ ۹۹	
۱۰۴	مولوی عبد الحکیم	رنگپور	عم	"	شرح نمبر ۵
۱۰۵	میاں مولوی محمد چوہدری شتران	راولپنڈی	۸ہ	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۰۶	منشی محمد جمیل	"	لعہ/۸	سنہ ۹۷ تا ۹۹	یہ پہلے نمبر میں بھی شائع ہو کر خریداروں میں داخل ہوئے
۱۰۷	میاں عمر دین سوداگر	"	لعہ/۸	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۰۸ و ۱۰۹	متفرقات	"	ے	سنہ ۹۷ و ۹۸	
		س			
۱۱۰	میاں غلام [illegible]	ڈیرہ			
۱۱۱	ولیداد خان ملکزادہ	سیہوڈ ضلع جبلپور	عہ/۸	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۱۲	ڈاکٹر عبد الحکیم	سہارنپور	/۸	سنہ ۹۹	اب جالیر میں ہیں
۱۱۳	سید عبد الکریم	ساگر	ے	سنہ ۹۹	
۱۱۴	قاضی کریم اللہ	"	لعہ	سنہ ۹۹	
۱۱۵	محی الدین خان سوداگر	سیالکوٹ ضلع گنجام	عا	سنہ ۹۹	شرح نمبر ۵
		ش			
۱۱۶	مولوی احمد شفیع ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	شاہپور	ے	سنہ ۹۹	
		ع			
۱۱۷	شیخ عبد الرحمن	عدن	۸ہ	سنہ ۹۷ و ۹۸	
		ف			
۱۱۸	مولوی محمد اسحاق	فرید آباد ضلع دہلی	لعہ	سنہ ۹۹	
		ک			
۱۱۹	ابراہیم مدرس	کپورتھلہ	لعہ	سنہ ۹۷ تا ۹۹	
۱۲۰	سید غلام قادر شاہ	کوٹلہ مالیر	للعہ	سنہ ۹۹	
۱۲۱	چوہدری غلام احمد	کاٹھ گڑھ	صہ	سنہ ۹۷	
۱۲۲	مولوی رحمت اللہ	کپورتھلہ	لعہ	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۲۳	محمد امام خان	کانبوارہ ضلع سیونی	لعہ	"	
۱۲۴	میاں کریم بخش سوداگر	کانپور	لعہ	سنہ ۹۹	
۱۲۵	حاجی عبد اللہ سیٹھ	کوچی بندر	ے	"	
۱۲۶	منشی عبد اللطیف	کہتوی ضلع	لعہ	سنہ ۹۹	
۱۲۷	قاضی عبد الرحیم	کرنول ضلع مدارس	لعہ	سنہ ۹۷ و ۹۸	الگا باقی روپیہ جو شکستہ میں آیا نواب صاحب کے حساب میں منتقل ہوا
۱۲۸	مولوی احمد حسن مدرس	کرنول	ے	"	
۱۲۹	پیر حسن علی ڈاکٹر	کانجہ ضلع امراوتی	عہ	سنہ ۹۷ تا ۹۹	
		ل			
۱۳۰	منشی محمد عمر	لودہانہ	سے	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۳۱	شہاب خان کتب فروش	"	لعہ/۱۲	سنہ ۹۷ تا ۹۹	
۱۳۲	میر نجات اللہ	"	لعہ	سنہ ۹۷ و ۹۸	
۱۳۳	منشی محمد مقیم	"	ے/۱۲	سنہ ۹۷ تا ۹۹	
۱۳۴	منشی محمد نقشہ نویس	"	لعہ/۸	سنہ ۹۷ تا ۹۹	
۱۳۵	منشی عبد الستار	"	لعہ/۸	سنہ ۹۹	
۱۳۶	منشی الٰہی بخش سب اوورسیر	"	۸ہ	سنہ ۹۷ و ۹۸	

بقیہ پیری مریدی

اور فرقِ مثبت کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اس سنت بیعت توبہ کو معمولی سنتون (جیسے کنگھی مسواک کرنا یا آنکھ مین سرمہ لگانا یا آپنے آپ توبہ استغفار کرنا) پر ترجیح و فوقیت ندین اور اسکو ایسے موکد و استمراری سنتون سے (جنکے عمل و التزام کی آنحضرت سے تاکید اور انکے ترک پر وعید و تشدید وارد ہے) شمار نکرین اور اسکے ترویج و التزام کے لئے وہ اہتمام و تداعی نکرین جو اس قسم کی موکد سنتون مین کیجاتی ہے اور اسکو مناط احسان و مناط حصول کمال عرفان قرار ندین اور اسمین وہ ان خصوصیات رسمیہ کو جو خاندانی بیعت خانون و پیرون مین مروج چلی آتی ہین (جیسے باپ مرے تو بڑے بیٹے کو اوسکی جگہ گدی پر بٹھانا یا کسی اور شخص کو تمام خاندان سے پیر مغان بناکر بیعت کے لئے مخصوص کر دینا۔ باوجودیکہ علم مین تقوی مین اس سے بڑھکر یا اوسکے برابر اس خاندان یا اوسکی منتسبین مین اور اشخاص موجود ہون اور اس سجادہ نشین کا سجادہ نشینی کے بعد خود بیعت و استرشاد سے مستغنی ہوجانا پیر ہوکر پھر کسیکا مرید نبنا اور کسی صالح متقی کے ہاتھ پر (اُس سے افضل یا اُسکے برابر کیون نہو) بیعت توبہ نکرنا یا بیعت لینے کے وقت خاص خاص اذکار و ادعیہ (جو اس موقع بیعت پر آنحضرت سے مروی نہین) جیسے پہلے کلمہ شہادت پڑھانا پھر سورۃ فاتحہ و علی ہذا القیاس) طالب کو پڑھانا وغیرہ وغیرہ کو ایسے طور پر دخل ندین جس سے ان خصوصیات و قیود کا اس موقعہ پر اس بیعت مخصوصہ سے دین و مسنون ہونا سمجھا جاتا ہے۔

ان خصوصیات کی نسبت جو ہمارا اعتقاد ہے وہ ہم نمبر سابق مین بصفحہ ۴۵ بیان کرچکے ہین جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نہ ہم ان خصوصیات کو اصل سنت و مناط عرفان و

یہ سطرین اسلئے دوبارہ لکھی گئین ہین کہ اس مضمون کی عبارت سابق مین کچھ کاتب سے تغیر واقع ہوا ہے اور کچھ اپنی طرف سے بڑہانا مناسب معلوم ہوا ناظرین صفحہ اخیر نمبر سابق کی (۹) سطرون کو محو کرین۔ ماذر منہ بخشین

احسان جانتے ہین نہ انکو مطلقاً بدعت و ناجائز خیال کر کے انسے بالکل انکاری ہین بلکہ انکی تسلیم و انکار مین ہم ہین ہین (بیچا بیچ) ہین ہین اور شرف و فائدہ و تاثیر صحبت اہل اللہ اور اس فائدہ و تاثیر کی نظر سے انکی خصوصیت ملازمت کو تو ہم اس بیعت اور اسکے خصوصیات مذکورہ سے جداگانہ ہی سمجھتے ہین اور اس سے کسی وجہ سے انکاری نہین ہین - اس التماس کے جواب مین شائد ہمارے بھائی مثبتین یہ کہین کہ ہم اس سنت بیعت کو مسواک و اذان و اقامت و جماعت سے بڑھکر موکد نہین سمجھتے اور نہ اسکو مناط حصول احسان و کمال عرفان خیال کرتے ہین اور نہ ان خصوصیات کو جو ہمارے معمولہ بیعت مین پائی جاتی ہین ہم دین سمجھتے ہین - ان خصوصیات کی نسبت ہمارا وہی اعتقاد ہے جو تمہارا اعتقاد ہے اسکے جواب مین یہ التماس ہے کہ اگر انکا اس بیعت اور اسکے خصوصیات کی نسبت دلی اعتقاد یہی ہے تو نہایت خوشی کی بات ہے ؎ چشم ما روشن دل ما شاد ولیکن انکے بعض اقوال و افعال اس اعتقاد کے مخالف ہین اور وہ عام لوگون کو یہ بتا رہے ہین کہ یہ لوگ اس بیعت کو معمولی سنتون سے بڑھکر واجب العمل والاہتمام اور مناط عرفان و مدار ایمان جانتے ہین اور ان خصوصیات کو بھی وہ دین سمجھ رہے ہین اور وہی اقوال و افعال فریق ثانی کی وحشت و تشدد کے باعث اور باہمی تفرقہ و نزاع کے موجب ہو رہے ہین اگر میرے بھائی دلی اعتقاد یہی رکھتے ہین جو بیان ہوا ہے - تو حسبۃً للہ و نصیحۃً لخلق اللہ و جمعاً لکلمۃ اللہ ان اقوال و افعال کو اس اعتقاد کے موافق و مطابق کرین - مین پہلے اُن اقوال و افعال کو بیان کرتا ہون پھر انکی اس اعتقاد اور نفس الامر سے مخالفت ظاہر کرونگا پھر انکی وجہ موافقت و مطابقت اُس اعتقاد سے عرض کرونگا ؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

بیان افعال و اقوال مذکورہ

(۱) اس بیعت توبہ مین وہ اسقدر تاکید و ضرورت کے مدعی اور اسکے اہتمام و تداعی مین ساعی ہین کہ اسقدر تاکید و اہتمام و تداعی استمراری و موکد سنتون (مسواک اور اذان جماعت وغیرہ) مین کوئی مسلمان نہین کرتا۔

(۲) وہ اس بیعت کو مثل بیعت خلافت و امامت قرار دیتے ہین جسکے شان مین صاف آنحضرت کا ارشاد وارد ہے کہ جس کی گردن مین کسی امام کی بیعت نہین ہے

من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ
صحیح مسلم صفحہ ۱۲۸ جلد ۲

وہ جاہلیت (یعنی کفر کی) موت مرتا ہے

اور اسی نظر سے آنحضرت کے اصحاب کرام نے وصال نبوی کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رض کی بیعت خلافت کو آنحضرت کی تجہیز و تکفین پر مقدم کیا اور اسمین ایکدن کا وقفہ روا نہ رکہا چنانچہ حدیث بخاری سے جو عنقریب منقول ہو گی ناظرین کو واضح ہوگا طرفہ یہ کہ وہ بیعت خلافت صدیق اکبر وغیرہ خلفار کو بہی بیعت توبہ بتاتے ہین اور ذکر خلافت کو اسی بیعت توبہ کا ایک جزوی اور ضمنی امر قرار دیتے ہین۔

(۳) وہ اس بیعت توبہ کو ایک ایسے شخص سے مخصوص کرتے ہین جو تمام ہمعصرون سے افضل ہو اور بناءً علیہ پیر و سجادہ نشین کو پیری و سجادہ نشینی کے بعد دوسرے کی بیعت سے مستغنی سمجھتے ہین اور بجواب اس اعتراض فریق ثانی کی کہ "بیعت لینے والا خود ہی تو گناہ کرتا ہے وہ کیون اپنے گناہون سے دوسرے کے ہاتھ پر توبہ نہین کرتا وہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا نے لوگون سے بیعت کرائی اور خود کسی کے ہاتھ پر کیون نہ توبہ کی۔ جسکا صاف یہ مطلب ہے کہ جیسے آنحضرت صلعم سے کوئی افضل موجود نہ تہا جسکے ہاتھ پر وہ گناہون سے

(معاذ اللہ) تو یہ کرتے ویسے ہی پیر جی سے کوئی افضل نہین ہوتا جسکے ہاتھ پر وہ بیعت کرین - یا یون کہو کہ جیسے آنحضرت صلعم افضل ہونے کے سبب بیعت سے مستغنی تھے ویسے ہی پیر جی (بزعم خود یا باتفاق مریدان) افضل ہونے کے سبب بیعت غیر سے مستغنی ہین -

(۴) وہ ان خصوصیات رسمیہ کے اثبات کے لئے قران و حدیث کو ہاتھ مارتے ہین اور اُنکا داخل دین ہونا بزعم خود آیات و حدیث سے ثابت کرتے ہین -

گدی نشین مقرر و مخصوص کرنے کے ثبوت مین وہ اون **آیات** کو پیش کرتے ہین جنمین یہ ذکر ہے کہ حضرت **موسی** علیہ السلام نے کوہ طور جانے کے وقت ہارون علیہ السلام کو خلیفہ کیا (جسکے مطابق آنحضرت صلعم نے جنگ تبوک مین جانے کے وقت حضرت علی مرتضی کو خلیفہ کیا تھا) اور حضرت **زکریا** علیہ السلام نے خدا سے اپنا وارث چاہا تھا - اور حضرت سلیمان علیہ السلام داود علیہ السلام کے وارث ہوئے - اور صحابہ کرام کے **اِس فعل** کی سند لاتے ہین کہ اُنہون نے آنحضرت کے بعد صدیق اکبر کو گدی پر بٹھایا اور آپنے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا انکے بعد صحابہ نے حضرت عثمانؓ و حضرت علی مرتضیؓ کو انکا جانشین کیا -

اور بوقت بیعت خاص خاص اذکار و ادعیات پڑھانے کے ثبوت پر وہ اُن آیات و احادیث کو پیش کرتے ہین جنمین یہ ذکر ہے کہ **انبیا**ء علیہم السلام نے اظہار یا اقرار اسلام کیا اور **آنحضرت** نے کلمہ لا الہ الا اللہ کو **افضل الذکر** فرمایا اور خداوند تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام کو اس کلمہ پڑھنے کا حکم دیا **آنحضرت صلعم** نے **سورہ فاتحہ** کو تمام سورتون قرانی سے افضل فرمایا -

انکے اِس استدلال پر جو یہ **اعتراض** وارد ہوتا ہے کہ ان آیات و احادیث مین خاص اِس موقعہ پر ان اذکار کی خصوصیت کہان پائی جاتی ہے - اسکے جواب مین

وہ بہت سے آثار پیش کرتے ہین جنسے وہ بزعم خود یہ ثابت کرتے ہین کہ جو امر آنحضرت
سے ثابت ہو (گو اسپر مداومت یا اسمین کوئی وقتی یا عددی خصوصیت آنحضرت
سے ثابت نہو) اسمین وقتی یا عددی خصوصیت اپنی طرفسے لگالینی بدعت نہین ہر
بلکہ موجب ثواب و قربت ہے - اس جواب مین اُنہون نے نہ صرف خصوصیات بیعت کو
دین بنایا ہے - بلکہ جملہ خصوصیات رسمیہ (فاتحہ خوانی سوم چہلم عرس مولود وغیرہ
جنکو اُنکے اصول مذہب بدعت ٹہراتے ہین اور اسی سبب سے وہ عام مسلمانون سے
علیحدہ سمجھے جاتے ہین اور وہابی کہلاتے ہین) کو بھی دین بنادیا ہے -

اور پیرجی کے بیعت لینے (نہ دینے) سے خصوصیت پر جو دلیل
وہ پیش کرتے ہین وہ نمبر ۳ مین بیان ہو چکی ہے -

ان لوگون سے ان اقوال و افعال کے صدور ہونے کو کوئی انکا معتقد و مقلد
بعید سمجھے تو پہلے ان ہی حضرات سے دریافت کرکے انکی تصدیق کرلے مجھے امید ہی
کہ وہ ان اقوال و افعال سے انکاری نہونگے -

اور اگر وہ انسے صاف طور پر یا بتاویل انکاری ہون تو انکا رسالہ جو فی الحال فریق
ثانی کے مقابلہ مین اُنہون نے تالیف کیا ہے مواضع ذیل سے ملاحظہ فرمادین -

اس رسالہ کے صفحہ نمبر ۷ امین ہے "اتنا ہی نہین جانتا کہ مسئلہ بیعت ان مسائل
مین سے ہے جو خصوصیت رکھتے ہین ساتھ افضل اور بہتر کے جیسے خلافت -
امارت - قضا - امامت - ان کامونکے واسطے ایک ہی شخص مقرر ہوتا ہے یہ نہین
ہو سکتا کہ ہر ایک امام یا خلیفہ یا قاضی بنجائے" -

اور اس کے صفحہ ۲۲ مین ہے تو دیکھو آنحضرت و خلفاء اور تمام اصحاب کی
تعامل سے ثابت ہوتا ہے کہ بیعت ایسے شخص کے ہاتھ پر چاہئے جو اپنے وقت
مین تقوی و دیانت و صلاحیت کی وجہ سے اپنے ہمعصرون مین فضیلت رکہتا

ہو رسول اللہ صلعم کی حیات مین آپ افضل بہتر تھے اُنکے بعد ابوبکرؓ ازان بعد عمرؓ
اون سے پیچھے عثمانؓ اور علی رضی اللہ عنہم اور بہ سبب فضیلت اُنکی کے دوسرے
ہاتھ پر بیعت نہین ہوتی تھی۔ الانبیآء اور تعامل انکا بمنزلہ علامات وتمیز کی ہے اور
اسکے صفحہ نمبر ۹ امین ہے یہ دعوی (بعد وفات رسول اللہ صلعم صحابہ کرام کا بیعت
کے لئے کسیکو مقرر نکرنا) غلط ہے صحابہ کرام نے اوّل ابوبکرؓ صدیق اون کے بعد عمرؓ فاروق
ازان بعد حضرت عثمان انسے پیچھے علی مرتضی رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر بیعت کی گیا
مصنف کو خلفائے راشدین کی خلافت اور بیعت سے بھی انکار ہے دیکھو سب
مفسرین اس آیت کریمہ کو ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون یعنی پس جس شخص نے
انکار کیا بعد اسکے پس وہی ہین فاسق منکران خلافت خلفاء اربعہ کے حق مین
وعید بتلاتے ہین اب مصنف یہ کہیگا جو یہ بیعت قبول خلافت کی تہی یعنے عہد اسبات کا
کہ ہم بغاوت نکرینگے اسکے جواب مین ہم روایات کتب حدیث پیش کرتے ہین اہل
انصاف کو معلوم ہوجاویگا کہ حق بجانب کسکی ہے صحیح بخاری مین ہے کہ عبد الرحمن
رضی اللہ عنہ نے بوقت خلافت خلیفہ سوم بمشورت صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عثمانؓ
رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کردیا اور بیعت کے وقت یہ کہا ابایعک علی سنتہ اللہ
وسنتہ رسولہ والخلیفتین من بعدہ یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون کتاب خداو
سنت رسول وطریقہ شیخین پر اور امام احمد کی روایت مین ہے ابایعک علی کتاب
اللہ وسنتہ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر مین تیری بیعت کرتا ہون اوپر کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ اور طریقہ ابوبکر اور عمر کے ۔ جس بیعت کا ان روایتون مین
ذکر ہے یہ بیعت تقوی ہے خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمین داخل ہین
اور عبد اللہ بن حنظلہ امیر مدینہ نے وقعتہ الحرہ مین لوگون سے ساتھ مرنیکے
بیعت لی یہ قصہ بخاری مین موجود ہے اور یہ بیعت بیعت خلافت کے سوا

اور ہی بیعت تہی۔ ومن لم یجعل اللّٰہ لہ نوراً فما لہ من نور۔
اور اسکے صفحہ ۷۶ مین بجواب اس اعتراض فریق ثانی کے کہ پیر خود کیون نہین کسیکی بیعت کرتا۔ کہا ہے "مشایخ مین سے ایسا کوئی نہین جس نے دوسرے کے ہاتھ پر توبہ نہ کی ہو اپنے شیخ کے ہاتھ پر سب توبہ کیا کرتے ہین اگر ایسا ہی اعتراض کا شوق ہے تو یہ کہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے بیعت کرائی اور خود کسی کے ہاتھ پر توبہ کیون نہ کی دیکھو ترک اور انکار سنت کا یہ نتیجہ ہے جو آپکے مُنھ سے ایسے کلمات نکلتے ہین جنسے انبیاء علیہم السلام کی جناب مین بے ادبی لازم آتی ہے لئن لم یہدنا ربنا لنکونن من القوم الضالین
اور اسکے صفحہ ۷۵ مین بجواب اس قول مخاطب کے "کہ بلا وجہ مرجح ایک شخص کو خاندان سے بیعت کے لئے مخصوص کر لینا ہندؤن کی رسم ہے۔ کہا ہے "جسکو آپ ہنود کی رسم کہتے ہو وہ سنت انبیاء ہے جب موسی علیہ السلام کوہ طور کو جانے لگے تو ہارون علیہ السلام سے فرمایا اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین تو میرا نائب رہیو میری قوم مین اصلاح رکہنا اور مفسدون کی پیروی نکرنا حضرت خاتم المرسلین نے جب غزوہ تبوک کی تیاری کی تو علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا انت منی بمنزلہ ھارون من موسی تو مدینہ مین رہ تو ہمارا جانشین ہے جیسے ہارون اپنے بہائی موسیٰ کا (بحالت سفر) جانشین تہا۔ انبیاء عظام دعا کرتے کہ اسے پروردگار ایسی اولاد دے جو ہمارے نائب اور لوگون کے پیشوا ہووین فھب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من ال یعقوب زکریا علیہ السلام نے دعا کی تو مجھے کام سنبہالنے والا دے جو وارث ہو میرا اور خاندان یعقوب کا اور اللہ جلشانہ خبر دیتا ہے وورث سلیمان داؤد سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد کے وارث ہوئے ظاہر ہے کہ

مراد اس ورثہ سے نبوت اور امامت ہے کہین روافض کیطرح مال و متاع سے
تاویل نہ کرنا اور اصحابہ کرام نے بعد انتقال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
ابوبکر صدیق کو گدی پر بٹھلایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے زندگانی مین عمر
رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرما گئے ایسے ہی عثمان و علی رضی اللہ عنہ
باتفاق صحابہ جانشین ہو گئے"۔

اور اسکے صفحہ ۱۱ و ۱۲ مین خصوصیات اذکار بیعت کے ثبوت کے لئے
کہا ہے کہ حضرت ابرھیم علیہ السلام نے اسلمت للہ رب العالمین کہا اور بلقیس
نے اسلمت مع سلیمان للہ رب العلمین کہا اور خدا تعالے نے کہا ہے کہ
یا ایہا الذین امنوا امنوا باللہ و رسولہ اور آنحضرت رکوع و سجود مین بلفظ منت
وبک اسلمت فرمایا کرتے اور آنحضرت نے فرمایا ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ
اور آنحضرت نے [illegible] فرمایا ہے۔

اور صفحہ ۸۸ مین کہا ہے کہ اگر ایک امر آنحضرت سے ثابت ہو جاوے مگر اسکی
مداومت اور اسکا شمار اور اسکے وقتون کی خصوصیت ہمین ثابت نہو تو اوسکو
خاص اوقات مین معین عدد کے موافق ہمیشہ عمل مین لانا بدعت نہوگا پھر اسپر اپنے
چند آثار ذیل سے استدلال کیا ہے۔

(۱) آنحضرت نے فرمایا ہے خدا کو پیارا وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا جاوے۔

(۲) ایک شخص ہمیشہ سورۃ فاتحہ کے اور دوسری سورۃ کے ساتھ سورۃ اخلاص کو ملا
لیا کرتا تھا آنحضرت نے اسکا سبب پوچھا اوسنے عرض کیا کہ مجھے یہ سورت پیاری
لگتی ہے آنحضرت نے فرمایا اسکی محبت تجھے بہشت مین داخل کریگی۔

(۳) بلال وضو کے بعد ہمیشہ دوگانہ پڑھتے آنحضرت اسپر مطلع ہوئے تو اس سے
منع نکیا۔

اسی قسم کا ایک اثر اور بلال سے اور ایک اثر حضرت عائشہؓ سے نقل کیا پہر کہا
اور بعض اوقات کی فضیلت شارع سے ثابت ہے اگر کوئی شخص واسطے ذکر اور حمد
اور تسبیح کے اُن وقتون کو مقرر کرے تو بیشک افضل ہوگا اللہ جلشانہ فرماتا ہے
فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب پس پاکی بیان کر ساتھ حمد رب اپنے کے
پہلے سورج کے نکلنے سے اور پہلے چھپنے کے ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود اور
رات کو پس تسبیح کر اوسکی اور بعد نمازون کے اس قسم کی بہت آیتین اور حدیثین
ہین اگر کوئی شخص ان وقتون کو افضل اوقات سمجھ کر کوئی ورد یا ذکر پڑہیگا تو
کہو اوسنے کون سی بُرائی کری شارع کیطرف سے مطلق ذکر الٰہی کی ہدیت ہی
اور یہ شخص بہی ذکر کرتا ہے "

یہ اقوال و افعال [illegible] ثبوت

(جسکو زیادہ تر تعلق امر اول سے ہے) پیش کیا جاتا ہے جب ان حضرات کے شیخ
(پیر) نے (جو ہمارے بھی شیخ تھے اور ہمارے خیال مین (واللہ حسیبہ) واقعی
لائق بعیت و استرشاد تھے اور ان قیود و خصوصیات رسمیہ سے (جنکو اُن کی
جانشین اب دین سمجھنے لگے ہین مبرا و آزاد تھے حتے کہ وہ اشغال متاخرین
صوفیہ کو جنکو ہم حسب تفصیل و شرط منقولہ صفحہ ۴۵ مباح بلکہ بعض حالات مین افضل
سمجھتے ہین بالکل ترک کر چکے تھے جب ہم انکے سامنے مولانا محمد اسمعیل شہید
علیہ الرحمۃ کی عبارت منقولہ صفحہ ۴۵ پیش کرتے اور اُن اشغال کا مطلقاً بدعت
نہونا ثابت کرتے تو آپ جواب مین فرماتے "دُعا کن" یعنے دعا کرو خدا تعالی
مجھے یہ بات سمجھا دے اور میرے دلمین اسکا اثر پیدا کرے اور جب کبھی آپ
کسیکو سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تو اوسکے بیان تعداد مین صاف فرماتے
کہ چہل و یکبار یا کم یا زیادہ اس قسم سے اور بہت باتین مشہور و معروف ہین جو

انکی آزادی ان قیود رسمیہ سے ثابت کر رہی ہین) اس جہان سے انتقال کیا
تو ان لوگون نے انکی گدی پر انکے بڑے بیٹے کو (باوجودیکہ علم مین انسے افضل
اور ظاہری دینداری و پرہیزگاری مین انکے برابر اور لوگ انکی اولاد اور منتسبین و
معتقدین مین موجود تھے) بٹھا کر انسے بیعت کی اور اپنے اس فعل کو صحابہ کے
اس فعل سے کہ اُنہون نے آنحضرت کے وصال کے متصل بلا توقف حضرت صدیق اکبر
کی بیعت کی تھی تشبیہہ دے اور یہہ بات بذریعہ مراسلات اپنے تمام منتسبین و معتقدین
خاندان مین شائع کی اور ان مراسلات مین صاف یہ بات لکھدی کہ یہہ ہمنے وہ کام
کیا ہے جو آنحضرت کے اصحاب نے آنحضرت کی رحلت کی بعد فوراً کیا اور اسی کو
آنحضرت کی تکفین و تجہیز پر بہی مقدم کیا تہا لوگون کو چاہئے اس بیعت کی طرف جلد
توجہ کرین اور خاص کر اس فرمان مین جو میرے نام آیا تھا یہہ حکم بھی
درج تھا کہ آپ اس مضمون کو اپنے ماہواری رسالہ (اشاعۃ السنہ) مین
شائع کر دین۔

اِس فرمان و مراسلت مین اُنہون نے گویا یہ جتا دیا تہا کہ یہ بیعت وہی بیعت
ہے جو صحابہ نے صدیق اکبر کے ہاتھ پر کی تھی اور اسکے ترک پر صاف وعید
آچکی ہے جو اس بیعت سے مختلف رہیگا وہ جہنمی ہوگا اور کافر ونکی موت مریگا۔
اس بیان مین بہی کسی انکے مقلد و معتقد کو شک ہو تو وہ فرمان نکالکر ملاحظہ
کرکے دیکھہ لے کہ اسمین اس بیعت کو بیعت صدیقی سے تشبیہہ دی ہے یا نہین اور
اپنے اس فعل پر فعل صحابہ اور انکی تعجیل اور تقدیم البیعۃ علی التجہیز و التکفین کی شہادت
پیش کی ہے یا نہین۔ اور جسکے پاس وہ فرمان پہنچا ہو وہ انکی اور اخص
معتقدین ساکنین لاہور۔ وزیرآباد۔ پنڈی وغیرہ سے دریافت حال کرے
اور جسکی طبع سلیم اور عقل مستقیم ہے اور وہ متعصبانہ اعتقاد و محبت سے خالی

ہے وہ ان ہی عبارت سے جو اسمقام مین منقول ہوئی ہین اس فعل کی تصدیق نکال سکتا ہے۔ مینے ایک مخبر صادق (جو فریق مثبت کے معتقدون اور آشناؤن سے ہے) سے یہہ بھی سنا ہے کہ جب یہہ فرمان راولپنڈی مین پہنچا تو فریق نافی کے ذریات و معتقدین نے اسپر بڑا چرچا کیا اور باہم رنج و اختلاف واقع ہو گیا آخر فریق نافی نے رفع اختلاف و تنازعہ کی یہ صورت تجویز کی کہ گدی نشین صاحب اسبات کا اعلان کر دین کہ اس بیعت توبہ مین ہماری خصوصیت نہین ہے جو شخص حسن صالح شخص کے ہاتھ پر چاہے بیعت کرے فریق مثبت نے اونکی یہہ بات نہ مانی - یہ بات بھی دل لگتی ہے اور اس مخبر کی خبر صحیح معلوم ہوتی ہے جبحالمین وہ بیعت کو مثل بیعت خلافت بلکہ اسکا عین یا کل جانتے اور اسکو ایک شخص افضل العصر سے مخصوص سمجھتے اور بنا بر علیہ وہ ایک شخص کو افضل الدہر قرار دیکر مخصوص و مقرر کر چکے ہین تو پہر وہ دوسرے کے ہاتھ پر بیعت کو کیسے جائز رکھ سکتے ہین ۔

یہہ انکے اقوال و افعال کا بیان و ثبوت ہے اب انکا اس اعتقاد و نفس الامر سے مخالف ہونا ثابت کیا جاتا ہے ۔

اس اعتقاد سے تو ان اقوال و افعال کی مخالفت ظاہر ہی ہے کیونکہ ان لوگون کا اس بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت بلکہ اسکا عین یا کل اور خلافت کے اسکا ایک جزء ٹھہرانا اور اسکو بیعت خلافت کیطرح ایک ہی شخص افضل العصر سے (جو دوسرے کی بیعت سے ممنوع یا مستغنی ہو) مخصوص کرنا اور اوس کی ترغیب و ترویج کے لئے اسقدر اہتمام و تداعی کرنا اور اوسکی خصوصیات کا قران و احادیث سے ثبوت پیش کرنا صاف بتاتا ہے کہ یہ لوگ اس بیعت کو معمولی سنتون (مسواک اذان اقامت) سے بدرجہا بڑھ چڑھکر واجب العمل مدار احسان و عرفان بلکہ مناط نجات و ایمان جانتے ہین اور اسکی خصوصیات کو دین سمجھ رہے ہین اور یہ باتین نفس الامر

اور حق کے بھی مخالف ہین کسی آیت یا حدیث یا اثر صحابی مین ان باتون کا اثر و ثبوت پایا نہین جاتا - اور جو کچھہ انکے ثبوت مین فریق مثبت نے اپنے رسالہ مین بیان کیا ہے - اسکی نسبت مین یہہ تو نہین کہہ سکتا (اور بدگمانی نہین کرتا) کہ اُنہون نے عمدہ جھوٹ کہا ہے اور لوگون کو دہوکہ دیا ہے - ولیکن یہ یقیناً جانتا اور کہتا ہون کہ اسمین اُنہون نے خود دہوکہ کہایا ہے - جسکا سبب اقامت سلسلہ بیعت کی محبت اور کسیقدر علوم رسمیہ آلیہ (نحو ادب اصول وغیرہ) سے ناواقفیت بھی ہے -

بیعت توبہ کے مثل یا عین بیعت خلافت ہونے اور اسکے ایک افضل کے ساتھ مخصوص ہونے پر جو ان لوگون نے دلیل پیش کی ہے اور اسپر بڑا فخر اور حصول نورانیت کا دعوے کیا ہے اور اپنے خصم کو آیۃ ومن لم یجعل اللّٰہ لہ نورا فما لہ من نور کا مصداق بتایا و[illegible] دعوے کی دلیل [illegible] ہین [illegible] حضرت عثمانؓ اور صدیق اکبرؓ کی بیعت خلافت پر ہوئی تھی وہ بیعت توبہ متنازعہ فیہا - ہرگز نہ تھی -

چونکہ حضرت عثمانؓ کی بیعت کو حضرت صدیق اکبرؓ کی بیعت سے تشبیہہ دیگئی ہے اور اسکی نسبت پارہ حدیث متمسکہ فریق مثبت مین یہہ بات کہی گئی ہے کہ مین تجھہ سے صدیق اکبر و عمرؓ فاروق کے طریق و سیرت پر بیعت کرتا ہون اسلئے مناسب ہے کہ پہلے حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت کو ذکر کیا جاوے پھر حضرت عثمان کی بیعت کا بیان ہو ناظرین اہل انصاف کو خود معلوم ہو جائیگا کہ وہ بیعت خلافت ہی یا بیعت توبہ کا بھی اسمین کوئی نام و نشان و اثر و سراغ پایا جاتا ہے -

پس واضح ہو کہ صحیح بخاری مین بصفحہ (۱۰۰۹) حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم فوت ہوئے تو ہمارا یہہ حال تہا کہ انصار ہمارے مخالف ہو گئے اور وہ سب کے سب بنی ساعدہ کی نشستگاہ

کان من خبرنا حین توفی اللّٰہ نبیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم	

ان الانصار خالفونا و اجتمعوا
باسرھم فی سقیفۃ بنی ساعدۃ وخالف
عنا علی و الزبیر ومن معھما و اجتمع
المہاجرون الی ابی بکر فقلت لابی بکر
یا ابا بکر انطلق بنا الی اخواننا ھولاء
من الانصار فانطلقنا نرید ھم فلما
دنونا منھم لقینا منھم رجلان صالحان
فذکرا ما تمالا علیہ القوم فقالا این تریدون
یا معشر المہاجرین فقلنا نرید اخواننا ھولاء
من الانصار فقالا لا علیکم ان لا تقربوھم اقضو
امرکم فقلت واللہ لناتینھم فانطلقنا حتی
اتیناھم فی سقیفۃ بنی ساعدۃ فاذا رجل مزمل
بین ظہرانیھم فقلت من ھذا قالوا ھذا
سعد بن عبادۃ فقلت لہم ما لہ قالوا یوعک
فلما جلسنا قلیلا تشہد خطیبہم فاثنی علی اللہ
بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد فنحن انصار اللہ
وکتیبۃ الاسلام وانتم معاشر المہاجرین رھط
وقد دفت دافۃ من قومکم فاذا ھم یریدون
ان یختزلونا من اصلنا وان یحضنونا من الامر
فلما سکت اردت ان اتکلم وکنت قد
زورت مقالۃ اعجبتنی ارید ان اقدمھا

مین اکٹھی ہوئی اور حضرت علی و زبیر اور اونکے
ساتھ والے بھی ہمسے ہٹ رہی یا مخالف
ہوئی مہاجرین ابوبکر کے پاس جمع ہو کر آئے
مینے ابوبکر سے کہا کہ ہم اپنے بہائی انصار
کیطرف چلین جب ہم قریب پہنچے تو دو نیک
آدمی ہمکو ملے اور انصار کے اتفاق رائے
سے (ہمارے خلاف پر) خبر رسان ہوئے
پہر وہ بولے تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا
اپنے بہائیون انصار کے پاس جاتی ہین وہ
بولی تمکو انکی پاس جانا مناسب نہین تم اپنا کام
کرو مین بولا نہین ہم تو ضرور جاوینگے پہر ہم
چلکر نشست گاہ بنی ساعدہ مین پہنچ گئی جب
ہم تہوڑی دیر ٹہرے تو ان مین ایک شخص تقریر
کرنیکو کہڑا ہوا اور بولا کہ ہم خدا کے انصار ہین
اور اسلام کا لشکر اور تم لوگ مہاجرین صرف
چند آدمی ہو جو اپنی قوم سے نکلکر یہان آبسی ہو
اب تم ہماری جڑہ کاٹنا اور ہمکو حکومت سے
خارج کرنا چاہتے ہو جب وہ چپ ہوا تو
مین کچہ کہنے لگا جو مینے سوچ رکھا تہا مین
اسکو ابوبکر کے آگے بیان کرنا چاہتا تہا کہ
ابوبکر نے مجہے روک دیا۔ اور خود جواب دیا

بین یدی ابی بکر وکنت اداری منہ
بعض الحد فلما اردت ان اتکلم قال ابوبکر
علی رسلک فکرہت ان اغضبہ فتکلم
ابوبکر فکان ھو احلم منی واوقر واللہ
ماترک من کلمۃ اعجبتنی فی تزویری
الا قال فی بدیہتہ مثلہا او افضل منہا
حتی سکت فقال ماذکرتم فیکم من خیر فانتم
لہ اہل ولن یعرف ہذا الامر الا لہذا الحی
من قریش ہم اوسط العرب نسبا ودارا وقد
رضیت لکم احد ہذین الرجلین فبایعوا
ایہما شئتم فاخذ بیدی وبید ابی
عبیدۃ بن الجراح وھو جالس بیننا فلم اکرہ
مما قال غیرہا کان واللہ ان اقدم فتضرب
عنقی لا یقربنی ذلک من اثم احب الی
من ان اتامر علی قوم فیہم ابوبکر
اللہم الا ان تسول لی نفسی عند الموت
شیئا لا اجدہ الآن فقال قائل
من الانصار انا جذیلہا
المحکک وعذیقہا المرجب

شروع کیا بخدا جو کچھہ مینے سوچ رکھا تھا ابوبکر نے
اسکی مثل یا اس سے بہتر فی البدیہہ کہدیا۔
آپنے فرمایا کہ جو تمنے اپنی بہتری بیان کی ہے
بیشک تم اسکے اہل یعنی لائق ہو مگر سرداری و امارت
تو بجز قریش کسیکا حق نہین ہے (یہان حضرت عائشہ
کی روایت مین جو بصفحہ (۵۱۸) بخاری مین مروی ہے یہ لفظ
بھی وارد ہے کہ امیر ہم (قریش) سے ہو اور
وزیر تم (انصار) سے حضرت ابوبکر نے فرمایا
کہ مین پسند کرتا ہون کہ تم لوگ ان دونون
(میرا اور ابو عبیدہ بن الجراح کا ہاتھ پکڑ کر کہا)
کی بیعت کرلو اور انکی اس کلام سے بجز اس لفظ کے
(جسمین میری بیعت کا ذکر تھا) کوئی لفظ
مجھے برا معلوم نہین ہوا مجھے اپنا گنہگار ہوکر
مارا جانا اس سے پیارا و پسند تھا کہ مین اس
قوم کا سردار ہون جسمین ابوبکر ہو شاید مرتے
وقت میرا نفس مجھے اسکا خلاف پسند
کرادے انمین ایک شخص (خباب بن المنذر)
ابوبکر کے جواب مین پہلے ایک ایسا فقرہ
بولا جسکے لازمی* معنے یہ ہین کہ مین تجربہ کار اور

*۔ اصل لغوی معنے اسکے یہ کہ مین وہ کھونٹا ہون جس سے اونٹ کھجلاتا ہے اور وہ شاخ خرما ہون
جسکے گرد ٹھیک یا باڑ لگائی جاتی ہے۔

منا و منکم امیر یا معشر قریش فکثر اللغط و ارتفعت الاصوات حتی فرقت من الاختلاف فقلت ابسط یدک یا ابا بکر فبسط یده فبایعتہ و بایعہ المہاجرون ثم بایعتہ الانصار و نزونا علی سعد بن عبادہ فقال قائل منہم قتلتم سعد بن عبادہ فقلت قتل اللہ سعد بن عبادہ
(صحیح بخاری صفحہ ۱۰۰۹)

میری رائے باوقار ہے پھر بولا ایک امیر تم مین ہو اور ایک ہم مین سے پھر اسپر مجلس مین غل ہو گیا اور آوازون کا شور مچا حتے کہ مجھے خوف اختلاف پیدا ہو گیا پس مینے ابوبکر سے کہا ہاتھ پھیلاؤ مین تمہاری بیعت کرتا ہون اُنھون نے ہاتھ پھیلایا مینے انکی بیعت کی پھر مہاجرین نے بیعت کی انکے بعد انصار نے۔ ہمنے اسمین سعد عبادہ پر سبقت کی (کیونکہ وہ خود طالب خلافت تھا) ایک شخص انمین سے بولا تمنے سعد کو قتل کر دیا مینے کہا خدا نے اسکو قتل کیا۔

اسمین جو حضرت علی وغیرہ کے ہٹ رہنے کا ذکر ہوا ہے یہ صرف چھ مہینے تک (تاحیات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) تھا اسکے بعد حضرت علی مرتضیٰ رضنے حضرت ابوبکر کو گھر مین بلایا اور اپنی شکایت کا اظہار کیا اور پھر بیعت کا وعدہ دیا اور دوسرے دن مجلس عام مین اسکا ایفا کیا (دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۶۰۹ وغیرہ)

یہ بیعت صدیق اکبر ہے ناظرین اسکو (غور سے نہ سہی) سرسری نظر سے دیکھکر کہین کہ یہ بیعت خلافت و امارت تہی یا کسی خاص گناہ سے یا عام گناہون سے توبہ کی بیعت تہی۔ اور جبکہ بیعت عثمانی اسی بیعت کے طریق پر ہوئی اور اسکی نسبت یہ بات کہی گئی۔ ابایعک علی سنۃ الخلیفتین تو پہر وہ بیعت خلافت ہوگی یا بیعت توبہ سمجھی جاویگی۔ اب حضرت عثمان رض کی بیعت کو ذکر کیا جاتا ہے۔ صحیح بخاری مین بصفحہ ۵۲۴

حضرت عمرؓ کے زخمی ہونے اور قریب وفات ہوجانیکا حال عمرو بن میمون سے نقل کر کے فرمایا ہے کہ لوگون نے آپ سے کہا آپ وصیت کرین کسکو اپنا خلیفہ

فقالوا اوص یا امیر المومنین استخلف قال ما اجد احق بھذا الامر من ھولاء النفر او الرھط الذین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عنھم راض فسمی علیا وعثمان والزبیر وطلحۃ وسعدا وعبد الرحمن بن عوف وقال یشھدکم عبد اللہ بن عمر ولیس لہ من الامر شیء کھیئۃ التعزیۃ لہ فان اصابت الامرۃ سعدا فھو ذاک والا فلیستعن بہ ایکم ما امر فانی لم اعزلہ من عجز ولا خیانۃ وقال اوصی الخلیفۃ من بعدی بالمھاجرین الاولین ان یعرف لھم حقھم ویحفظ لھم حرمتھم واوصیہ بالانصار خیرا الذین تبوءوا الدار والایمان من قبلھم ان یقبل من محسنھم وان یعفی عن مسیئھم واوصیہ باھل الامصار خیرا فانھم ردء الاسلام وجباۃ المال وغیظ العدو وان لا یوخذ منھم الا فضلھم عن رضاھم واوصیہ بالاعراب خیرا فانھم اصل العرب ومادۃ الاسلام ان یوخذ من حواشی اموالھم ویرد علی فقراءھم واوصیہ بذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم

(جانشین) مقرر کر جاوین انہو نے فرمایا مین اس امر خلافت کا مستحق ان چھ شخصون سے (جنسے جناب رسول خدا صلعم راضی گئے ہین) زیادہ کسیکو نہین پاتا اور ان چھ کے یہ نام بتائی حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ حضرت زبیرؓ حضرت طلحہؓ۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف پہر یہہ فرمایا کہ یہ میرا بیٹا عبد اللہ بہی حاضر ہے پر اسکا اس خلافت مین کچھ حق نہین ہے یہ بات اپنی بیٹی کی تسلی کے لئے کہدی پہر فرمایا یہہ سرداری سعد کے لئے ہوئی تو وہ اسکے لائق ہی ورنہ جو کوئی امیر ہو وہ سعد سے اپنی امارت مین کچھ کام لی مینے اسکو (حکومت کوفہ سے) اسکی نالایقی یا خیانت کی سبب نہین ہٹایا تہا اور فرمایا مین اس خلیفہ کو جو میری بعد ہو پہلی مہاجرین کی نسبت وصیت کرتا ہون کہ وہ انکا حق پہچانے اور انکی حرمت نگاہ رکہی اسی قسم کی اپنی اور وصیتین کین جب آپ فوت ہوئی اور مدفون ہو چکی تو وہ چہون اشخاص جمع ہوئی۔ عبد الرحمن بن عوف نی

ان یوفی لہم بعہدہم وان یقاتل من
وراءہم ولا یکلفوا الا طاقتہم فلما
قبض خرجنا فانطلقنا نمشی فسلم عبد اللہ
بن عمر قال یستاذن عمر بن الخطاب قالت
ادخلوہ فادخل فوضع ہنالک مع صاحبہ
فلما فرغ من دفنہ اجتمع ہولاء
الرہط فقال عبد الرحمن اجعلوا امرکم
الی ثلثۃ منکم قال الزبیر قد جعلت
امری الی علی فقال طلحۃ قد جعلت امری الی عثمان فقال سعد
قد جعلت امری الی عبد الرحمن بن عوف فقال لہ
عبد الرحمن ایکما تبرّأ من ہذا
الامر فنجعلہ الیہ واللہ علیہ
والاسلام لینظرنّ افضلہم فی نفسہ
فاسکت الشیخان فقال عبد الرحمن
افتجعلونہ الیّ واللہ علیّ ان لا
آلو عن افضلکم قالا نعم فاخذ بید
احدہما فقال لک قرابۃ من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والقدم
فی الاسلام ما قد علمت فاللہ
علیک لئن امرتک لتعدلن ولئن امرت
عثمان لتسمعن ولتطیعن ثم خلا بالآخر

فرمایا کہ یہہ چھ آدمی اپنا اختیار تین شخصونکی سپرد
کردین یعنی انکا ساختہ پرداختہ منظور کرلین
حضرت زبیر بولے کہ مین اپنا اختیار حضرت علی کے
سپرد کیا حضرت طلحہ بولے مینے اپنا اختیار حضرت
عثمان کو دیا حضرت سعد بولے مینے اپنا اختیار
عبد الرحمن بن عوف کے حوالہ کیا پہر عبد الرحمن
بن عوف نے فرمایا جو تم دونون سے اس کام (یعنی
خلافت) سے دست بردار ہوگا ہم یہہ کام (امیر
مقرر کرنا) اوسکی سپرد کرینگے اسپر خدا تعالی اور
اسلام ضامن یا گواہ ہے اس شخص کی ذاتی
[illegible] خارجی
استحقاق کا لحاظ نہ کیا جاویگا یہ سنکر حضرت عثمان
وحضرت علی خاموش ہو رہے پہر حضرت عبد الرحمن نے
فرمایا کہ تم دونون اس امر کا مجہی اختیار دیتے ہو؟
مین واللہ تم دونون سے جسکو افضل جانونگا اسکی
تقرری سے قصور نکرونگا وہ بولے ہان ہمنے تم کو
اختیار دیا پہر آپ نے حضرت علی مرتضی کا ہاتھ
پکڑا اور انسے کہا کہ جو آپ کو آنحضرت سے قرابت
اور اسلام مین قدامت حاصل ہے وہ مین
جانتا ہون تمسے خدا کی قسم یا اسکا عہد لیا جاتا ہے
کہ اگر مین تمکو امیر بناؤن تم عدل کروگے اور اگر

امریکہ وغیرہ مین جو طریق انتخاب پریسیڈنٹ [illegible] امر جاری ہے [illegible] اسی جگہ [illegible]

فقال له مثل ذلك فلما اخذ
الميثاق قال ارفع يدك يا عثمان
فبايعه فبايع له علي وولج اهل
الدار فبايعوه

(بخاری صـ ۵۲۵)

مین حضرت عثمان کو امیر بناؤن تو تم انکی اطاعت
کروگی ایسا ہی حضرت عثمان کیطرف متوجہ ہوکر
فرمایا پہر حضرت عثمان کو کہا آپ ہاتھ اٹھاوین
اور انسے بیعت کی اور حضرت علی نے بہی بیعت کی پہر لوگ
بہی اندر داخل ہوئے اور انہون نے بیعت کی -

اسی واقعہ اور اسی آخری موقعہ کا حال صحیح بخاری مین مسور بن مخرمہ سے یون منقول ہے

قال المسور طرقني عبد الرحمن بعد هجع
من الليل فضرب الباب حتى استيقظت
فقال اراك نائما فوالله ما اكتحلت
هذه الليلة الثلاث بكثير نوم انطلق
فادع الزبير وسعدا فدعوتهما له فشا
ورهما ثم دعاني فقال ادع لي عليا فدعو
ته فناجاه حتى ابهار الليل ثم قام علي
من عنده وهو على طمع وقد كان
عبد الرحمن يخشى من علي
شيئا ثم قال ادع لي عثمان فناجاه
حتى فرق بينهما المؤذن بالصبح
فلما صلى الناس الصبح واجتمع اولئك
الرهط عند المنبر فارسل الى من كان
حاضرا من المهاجرين والانصار وارسل
الى امراء الاجناد وكانوا وافوا تلك

انہون نے کہا عبد الرحمن بن عوف کچہ رات
گئی میرے پاس آئے اور دروازے کو کہٹکایا مین
جاگا تو بولے کہ تو سو رہا ہے - بخدا مین تین شب سے
کم سویا ہون جا زبیر و سعد کو بلا انکو مین بلا
بلایا تو انسے [illegible] مشورہ کیا پہر کہا حضرت
علی کو بلا مینے انکو بلایا تو انسے آپنی خلوت مین
باتین کین - یہانتک کہ آدہی رات گذر گئی -
حضرت علی وہان سے چلے گئے اور وہ حصول
خلافت کے متوقع تھے اور حضرت عبد الرحمن
بہی انسے کچہ ڈر رکہتے - پہر فرمایا عثمان کو بلا پہر
اونسے کانا پہوسی کرتے رہے یہانتک کہ نماز
فجر کے موذن نے ان دونون کو جدا کیا -
جب فجر کی نماز ہو چکی اور لوگ جمع ہوگئے
تو حضرت عبد الرحمن بن عوف نے خطبہ پڑھا
پہر فرمایا اے علی مینے لوگون کو حال دیکہا وہ

الجحۃ مع عمر فلما اجتمعوا تشہد عبد الرحمن ثم قال اما بعد یا علی انی قد نظرت فی امر الناس فلم ارھم یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک سبیلا فقال ابایعک علی سنۃ اللہ و رسولہ والخلیفتین من بعدہ فبایعہ (ای لعثمان) عبد الرحمن وبایعہ الناس المہاجرون والانصار وامراء الاجناد والمسلمون (بخاری صفحہ ۱۰۷۰)

حضرت عثمان کے برابر کسیکو نہین سمجھتے (یعنے اس خلافت کے استحقاق مین) پس آپ بیرکر عثمان کو امیر مقرر کرنیسے برا نہ مناوین پہر عثمان سے کہا مین تجھسے ہی خدا تعالی کی حکم کے موافق۔ اور آنحضرت اور انکی بعد دونون خلیفونکی طریق پر بیعت کرتا ہون یعنے جیسی آنکی بیعت ہوئی تہی ویسی ہی اور اس طریق پر مین تیری بیعت کرتا ہون پہر مہاجرین انصار اور تمام مسلمانون اور لشکر کی سردارون نے بیعت کی

اس قصہ بیعت عثمانی مین بہی اول سے آخر تک اسی خلافت و امارت کا جھگڑا ہے اور بجز خلافت کسی عمل تقوی یا کسی معصیت سے توبہ کا اسمین ذکر و اثر نام و نشان نہین ہے جسکو اصل محل انعقاد بیعت ٹہرایا جاوے اور بیعت خلافت کو اسمین داخل یا اسکا جزو قرار دیا جاوے جیسا کہ فریق مثبت نے بڑے زور و شور سے دعوی کیا ہے۔

اس دعوی مین ان لوگون نے نحوی غلطی کہائی ہے اور یہ بات سمجہی ہے کہ لفظ علی سنت اللہ و رسولہ اسحدیث مین ابایع کے متعلق ہے جیسا کہ آیۃ یبایعنک الخ مین علی ان لا یشرکن باللہ یبایعن کے متعلق ہے اور سنت اللہ و سنت رسولہ و سنت الخلفاء سے جملہ احکام و شرایع اسلام (نماز روزہ ادا کرنا یا حی قیوم پڑھنا زنا و شراب سے بچنا وغیرہ وغیرہ) مراد جنمین خلافت کا ماننا بھی داخل ہے۔ حالانکہ اسحدیث مین لفظ علی سنت اللہ و سنت رسول اللہ الخ ابایعک کا متعلق اور اسکا صلہ نہین ہے۔ اسکا صلہ و متعلق علی الخلافۃ او الامارۃ ہے اور یہ لفظ علی سنت رسول اللہ الخ کائنۃ محذوف کے

بقیہ نہیں امور فضایل مین دیکہو اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۱۵ جو دیکہنے کے لائق ہے

متعلق ہوکر اس متعلق محذوف کی صفت یا حال ہے۔ تقدیر عبارت یون ہو
ابایعک علی الخلافۃ علی سنت اللہ وسنت رسولہ الخ جسکے معنے یہہ ہین
کہ مین آپکی خلافت پر بیعت کرتاہون جو خدا کے حکم اور آنحضرت اور اون کی
خلفاء کے طریق کے موافق ہے۔

اس حذف و تقدیر پر اگر وہ ہمسے کوئی قرینہ یا دلیل پوچھین تو اس سے بڑھکر
کیا قرینہ و دلیل بکار ہے کہ اس بحث مین اور بیعت صدیقی مین اول سے آخر تک
اسی خلافت و امارت کا جھگڑا ہے اسیکا انصار کو دعوے تھا اور اسی کی نسبت
اُنھون نے یہ کہا تھا منّا امیر و منکم امیر اسی کی خصوصیت کا قریش سے صدیق اکبرؓ کو
دعوے اور انصار کے لئے اسکی تجویز سے انکار تھا۔ اسی سے حضرت علیؓ مرتضیٰ
چھ مہینہ تک مختلف رہی۔ اسکی جناب ممدوح حضرت عثمانؓ کے وقت طالب تھی
اسی کے سعد بن ابی وقاص وغیرہ عثمان کے لئے عبدالرحمن بن عوف کے
پاس سفارشی ہوئے اسی سے سعد بن عبادہ ناراض و خفیف ہوگئے آخر
صدیق اکبرؓ و عثمانؓ کے لئے اسکی تسلیم پر اتفاق ہوا پھر اسکے سوا لفظ
ابایع کا متعلق اور بیعت و اقرار کا اصل محل اسحدیث مین اور کونسا عمل دیا امر
ہو سکتا ہے کیا وہان عمل کتاب و سنت یا عمل شرایع اسلام نماز روزہ ادا
کرنے اور یاحج یا قیوم پڑھنے یا شراب و زنا سے بچنے مین کوئی جھگڑا تھا؟
کیا صدیق اکبرؓ یا عثمانؓ کو منکرون سے اسی عمل و اتباع کر اقبال کرانیکا مطالبہ
تھا کیا۔ حضرت علی یا انصار کو اسی کی تسلیم سے ایک مدت تک انکار رہا تھا
جسکا آخر صدیق اکبرؓ و حضرت عثمان کے ہاتھ پر انہون نے اقرار کیا۔

جس شخص کو حدیث و عربیت و نحو کی خوشبو ہزار کوس سے بھی پہنچی ہوگی وہ یہہ امر ہرگز
تجویز نکریگا اور اسحدیث مین علی سنت اللہ و سنت رسولہ کو متعلق اور صلہ

ابا یک کانہ کہیگا اور نہ تمام شرائع اسلام کے تسلیم کو اصل محل عقد (مقصود) بیعت
قرار دیگا فریق مثبت سے تعجب ہے کہ اس ڈبل اور فاش غلطی
پر وہ فخر اور ناز کرتے ہین اور حصول روشنی کے مدعی ہین۔ اور اپنے خصم و
مقابل (نافی) کو خدا کی طرفسے خالی از نور بتاتے اور آیۃ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا
فمالہ من نور کا مصداق بتاتے ہین۔

ایسے طعن اور تشنیعات انکے رسالہ مین انکے مقابل کی نسبت اور بہت ہین جو
ہمکو اور ہر منصف ثالث کو بہت ناگوار معلوم ہوتے ہین ایسی باتین اگر فریق نافی
(جو انکے زعم مین نور سے خالی ہے) کرتا تو چندان محل تعجب ہوتا صوفیون
اور نورانیون سے ایسے کلمات فاخرانہ کا صدور سخت تعجب کا محل ہے
ہم ثالث ہین۔ فریقین خصوصاً فریق نافی سے کوئی خاص نسبت و
تعلق ہو [illegible] نہ مخالفت [illegible] ایسی [illegible] باتون [illegible]
آج کسی خاص سبب سے ملکہ پچھلے دن سے (جبکہ وہ رسالہ فریق
نافی کے جواب مین تیار ہوا اور ہمکو کسی جگہ سے بمقام لودہانہ سنایا گیا تھا) بر آہیختہ
ہین اور نصیحۃً وحسبۃً فریق مثبت کی ان باتون پر نکتہ چینی کرتے ہین وہ یا
انکے مقلد اسکو دوستی سمجہین خواہ دشمنی خیال کرین۔

اس بحث وبیان سے امید ہے کس وناکس کو (بشرطیکہ وہ فریق
مثبت کا طرفدار یا مقلد نہو) معلوم ہوگا کہ فریق مثبت کی دلیل سے بیعت
صدیقی وعثمانی کا عین بیعت توبہ ہونا ثابت نہین ہوتا۔ رہا بیعت توبہ کا
مثل بیعت خلافت ہونا اور ایک شخص افضل سے مخصوص ہونا سو بہی اس
دلیل سے ثابت نہین ہوتا۔ بیشک صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عثمانؓ کو اپنے اپنے وقت کے لوگون سے امور انتظامی و

خلافت مین افضل سمجھکر انکو بعیت خلافت کے لئے مخصوص کیا مگر یہ ثابت و متحقق ہو چکا ہے کہ اس بعیت مین بعیت توبہ کا کوئی دخل وتعلق واثر ونام و نشان نہین پایا جاتا اور اگر بعیت توبہ کو بعیت خلافت پر قیاس کیا جاتا ہے اور پیر جی کو امام و خلیفہ وقت کی نظیر سمجھا جاتا ہے تو اولاً یہ امر مسلک فریق مثبت کے مخالف ہے وہ قیاس کو کب مانتے ہین کہ یہان قیاس کرسکین۔ ثانیاً یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے بعیت توبہ اور بعیت خلافت اور پیر جی اور خلیفہ و امام وقت مین بہت سے وجوہ فارق موجود ہین۔

(۱) بعیت خلافت مین امام کا قریش سے ہونا شرط ہے حدیث مین صاف آچکا ہے کہ امام (خلیفہ وقت) قریش سے ہو [الائمة من قریش (صحیحین بالمعنی)] [illegible] اس قول کو ایک امیر ہم سے ہو ایک تم سے رد کیا تھا چنانچہ بصفحہ (۸۰) گذرا بخلافت بعیت توبہ کہ اسمین پیر جی کا قریش سے ہونا شرط نہین بلکہ اگر جولاہہ دھنیا تیلی دیندار و پرہیزگار ہو تو اوسکے ہاتھ پر بھی بعیت جائز ہے۔

ہماری اس بات سے خاندانی پیر تو (یقین ہے) برا مانینگے اور اسکو اپنی توہین وطعن خیال کرینگے (جبکہ ہمارے نیت وکلام مین دخل وشائبہ بھی نہین مگر فریق مثبت جنسے ہمارا خطاب ہے تو خدا کے لئے انصاف کرین اور ہمکو حلفاً بتاوین کہ کیا وہ دیندار پرہیزگار جولاہہ تیلی کے ہاتھ پر بعیت توبہ کو جائز نہین رکھتے اگر جائز رکھتے ہین تو پھر بعیت توبہ کو مثل بعیت خلافت کس منہ سے اور کس معنے سے کہتے ہین۔؟

(۲) بیعت خلافت تو (بشرطیکہ امام* موجود ہو) فرض بلکہ جزو ایمان ہی
جسکے شان مین صاف آچکا ہے کہ جسکی گردن مین امام کی بیعت نہو وہ کافرونکی
موت مرتا ہے چنانچہ بصفحہ (۱۷) منقول ہو چکا ہے اور بیعت توبہ کو تو یہ لوگ
بظاہر* صرف سنت بتاتے ہین اور قرآن وحدیث مین بھی ہم اسکے وجوب یا شرط
ایمان ہونے پر کوئی دلیل نہین پاتے۔

ہمنے سُنا ہے کہ اطراف پنڈی و ملتان وغیرہ جات کے معتقد پیری و
مریدی اِسی حدیث کو بیعت توبہ کی دلیل ٹھہراتے ہین اور اسیکی دستاویز
سے فرماتے ہین کہ جو کسی کا مرید نہین وہ کفار کی موت مرتا ہے۔ یا وہ
شیطان کا مرید ہے چنانچہ صفحہ (۵ ۳ نمبر ۲) مین انکا قول منقول ہو چکا ہے مگر
اس اعتقاد و قول کے ساتھ پھر انکا جولاہون اور تیلیون کے ہاتھ بیعت
کرنا محل تعجب ہے [illegible] ہے
چنانچہ فارق اول کے بیان گذرا۔ اور پھر انکا ایک وقت مین کئی پیرون
اور کئی خاندانون کو بیعت لینے کے لئے قرنا بعد قرن اور بطنا بعد بطن
اجازت دینا اور سب کو پیر و امام برحق سمجھنا زیادہ تر تعجب کا محل ہے کیونکہ
ایک امام کے ہوتے دوسرے امام کی تو بیعت کرنی جائز نہین بلکہ موجب قتل ہی
چنانچہ فارق سوم مین اسکا بیان آئیگا۔

(۳) خلیفہ وقت کا روئے زمین کے لئے ایک ہونا ضروری ہے اور جب
ایک خلیفہ کی بیعت خلافت ہو جاوے تو پھر اسکے بعد کسی مسلمان کو کسی دوسرے کی

* شرط موجودگی اسلئے لگائی گئی ہے کہ بحالت عدم موجودگی امام کوئی ترک بیعت خلافت سی گناہ گار
نہین ہوتا ہمین ہم ایک مستقل فتوے لکھ چکے ہین جو عنقریب درج رسالہ ہوگا۔ وہ حضرات شیعہ کے
جواب مین ہے جو سنیون کو اس فرض کا تارک بتاتے ہین۔

* [illegible] کہ ان کے افعال و اقوال جسے بحث ہو رہی ہے۔ اسکے جب یا جزو ایمان [illegible]

بیعت جائز نہین ہے اور اگر کوئی دوسرے امام کی بیعت کرے تو وہ باغی

> اذا بویع الخلیفتان فاقتلوا الاخر منہما
> (صحیح مسلم صفحہ ۱۲۸)

ہوتا ہے اور حدیث صحیح مین اسکے قتل کا حکم آچکا ہے - اور یہہ امر مشائخ مین آجتک کسی مسلمان نے تجویز نہین کیا سلفاً وخلفاً ایک ہی وقت مین ایک ہی ملک مین متعدد مشائخ طریقت ہوئے اور بلاانکار لوگ ان سب کی (کوئی کیسکی کوئی کیسکی) ہاتھ پر بیعت توبہ کرتے چلے آئے ہین اور اطلاق نصوص کتاب وسنت (جنمین بیعت توبہ کا ذکر ہے) بہی اس امر کا مجوز ہے کہ جس شخص صالح اور جتنے صالحین کے ہاتھ پر جتنے دفعہ کوئی چاہے توبہ کرے صبح کو احمد کے ہاتھ پر شام کو محمود کے - وعلی ہذا القیاس -

اور غالباً فریق مثبت کا بہی یہ دعوی تو نہوگا (گو انہون نے بن سمجھے [illegible] سے زمین کے) ایک ہی پیر کا مخصوص ہونا ضرور ہے اسکے سوائے دوسرے کے ہاتھ پر کوئی بیعت کرے تو وہ واجب القتل ہے اگر ہمارا یہہ نیک گمان انکی نسبت صحیح ہے اور انکا یہہ اعتقاد (جو بیان ہوا ہے) نہین ہی تو پہر وہ کس معنے کر اور کس منہہ سے کہتے ہین کہ بیعت توبہ مثل بیعت خلافت ایک شخص افضل العصر سے مخصوص ہے اور اگر انکا یہی اعتقاد ہے جو ظاہر الفاظ سے مترشح ہوتا ہے تو مین نہین سمجھتا کہ سلف سے خلف تک بجز (آج کل کے عوام اور رسمی دوکانداروں کے) کوئی مسلمان اس اعتقاد مین انکا شریک ہو اور اس اعتقاد کے ساتھہ انکو اہل سنت واہل استقامت کہنا جائز ہو -

میرے بہائی (اجو موحدین ومتبعین سنت کہلاتے ہین) آنہ مخالف غلو کو (جنمین

یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق (النساء ع ۲۳) ارشاد ہے کہ دین مین زیادتی نکرو اور خدا پر بجز حق کچھہ نہ کہو) - غور سے پڑہین اور خدا سے ڈرین - ایک ایسی کام کو جسکو ادنے مسلمان پرہیزگار کر سکتا ہو وہ کام نہ بتاوین جو رسالت اور نیابت رسالت اور ولایت کبری اور امامت عظمی سے مخصوص ہے اور اسکو دنیا بہر مین بجز ایک نائب الرسالت کوئی کر نہین سکتا - باقی آئندہ